148086- غیر شرعی (زنا سے پیدا شدہ) اولاد کی تربیت میں مشکل درپیش ہے تربیت

سوال

میرے خاوند کے ساتھ تقریبا بیس برس سے تعلقات ہیں میں اس سے پہلی بار جب ملی تو مسلمان نہیں تھی پھر میں طویل عرصہ کے بعد مسلمان ہوگئی اس لیے میرے اسلام قبول کرنے سے قبل اس سے چار بچے ہیں، بلکہ یہ سب شادی سے قبل پیدا ہوئے.

ہمارا تعلق صرف دوستی کا تھا، میں نے بالآخر یہ پڑھا کہ جو بچے شادی کے بغیر غیر شرعی طریقہ سے پیدا ہوتے ہیں ان میں کچھ شر و برائی کی مقدار پائی جاتی ہے، کیا یہ بات صحیح ہے، اور اس حالت کو صحیح کرنے کے لیے کیا کرنا ہوگا ؟

دوسری مشکل یہ ہے کہ :

میرا خاوند دین کا التزام نہیں کرتا، بلکہ پکا شراب نوش ہے، جس کا میری اولاد کی تربیت پر بہت اثر پڑا ہے، جس کے نتیجہ میں انہیں نماز جمعہ ادا کرنے کی عادت تک نہیں پڑی حالانکہ ان کی عمر سترہ برس سے زائد ہو چکی ہے.

میں نے ان کی راہنمائی کی بڑی کوشش کی ہے لیکن اس سلسلہ میں مجھے ابھی تک مشکلات کا سامنا ہے، برائے مہربانی یہ بتائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

زنا سے پیدا شدہ بچے کو کوئی قصور اور گناہ نہیں، اور زنا جیسے قبیح جرم کا گناہ سے پیدا شدہ بچے کو نہیں ہے، رہا مسئلہ اس کی اصلاح یا انحراف کا تو اس کے بہت سارے اسباب اور عوامل ہیں :

ان عوامل اور اسباب میں سب سے اہم ترین سبب اچھی تربیت ہے، اگر بچہ اچھی تربیت حاصل کر لے تو وہ معاشرے میں کوئی عار نہیں پا سکتا، اور وہ دوسرے بچوں کی طرح استقامت کے زیادہ قریب ہوگا.

زنا سے پیدا شدہ اولاد میں زیادہ انحراف اس لیے ہوتا ہے کہ اکثر اور غالب طور پر ان کی صحیح دیکھ بھال نہیں کی جاتی اور ان کا کوئی اہتمام نہیں کرتا، اور لوگوں کی جانب سے وہ نفرت پاتے ہیں تو اس وجہ سے شریر قسم کے برے اور منحرف لوگ اسے اپنا آلہ کار بنا لیتے ہیں.

تربیت جیسا معاملہ تو صبر و تحمل اور جدوجہد کا محتاج ہے، کتنے ہی خاندان اور گھرانے تربیت کی مشکل سے دوچار ہیں، خاص کر جب بچے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہیں، اور خاص کر جب والد ان کی تربیت میں کوتاہی اور سستی کرتا ہے، یا پھر والد ان سے دور رہتا ہے، یا والد خود غلط راہ پر ہو.

اس لیے ہماری وصیت اور نصیحت یہی ہے کہ آپ صبر و تحمل سے کام لیں، اور اپنی اولاد کے ساتھ محبت و شفقت اور نرمی کا برتاؤ کریں، اور ان کے لیے ایسا ماحول میسر اور پیدا کریں جو نیکی و صلاح اور سیدھی راہ والا ہو.

اوران کے فارغ اوقات میں انہیں فائدہ منداموریں مشغول رکھنے کی کوشش کریں، اوران کے دل مسجد یا اسلامک سینٹر کے ساتھ مربوط کریں.

اوراسی طرح انہیں مطالعہ کرنے اور حصول علم کی ترغیب دلائیں، اوراذکار و دعاؤں اور قرآن مجید پڑھنے کے ساتھ ان کے ایمان مضبوط بنائیں.

اوراس سلسلہ میں آپ اطاعت وفرمانبرداری اور نیکی کے مواسم و سیزن کو موقع غنیمت بنائیں مثلارمضان المبارک کا مہینہ، اوراس کے ساتھ ساتھ اللہ سبحانہ وتعالی سے ان کی ہدایت و اصلاح کی کثرت سے دعا کیا کریں.

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" بلاشک وشبہ تین دعائیں قبول کی جاتی ہیں : مظلوم کی دعا، اور مسافر کی دعا، اور والد کی اپنی اولاد کے لیے دعا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1905) سنن ابوداود حدیث نمبر (1563) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3862) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

عظیم آبادی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

قولہ : "والد کی دعا" یعنی اپنے بچے کے لیے کی گئی دعا یا پھر اس کے خلاف بددعا کرنا، یہاں والدہ کا ذکر نہیں کیا کیونکہ والدہ کا حق بہت زیادہ ہے، اس لیے اس کی دعا کی قبولیت تو بالاولی ہوگی "انتہی

دیکھیں : عون المعبود (276/4).

آپ کو اپنے خاوند کی اصلاح اور استقامت کے لیے بھی کوشش کرنی چاہیے، تا کہ وہ بھی آپ کے ساتھ بچوں کی تربیت میں شریک ہو سکے، اور آپ دونوں سب سے عظیم فریضہ نماز کی دیکھ بھال زیادہ کریں اور اس کی پابندی کریں اور اولاد سے پابندی کرائیں.

کیونکہ نماز تو دین کا ستون ہے، اور جو نماز ادا نہیں کرتا اس کا دین اسلام میں کوئی حصہ نہیں رہتا.

اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کی اولاد کی اصلاح کر کے آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے.

واللہ اعلم.